

21401- مالدار لوگ کافر حکومت کی جانب سے فقراء کے لیے مخصوص کردہ اشیاء حاصل کر لیتے ہیں

## سوال

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں کچھ مسلمان اشخاص غذائی کوپن حاصل کرتے ہیں، یہ کوپن حکومت فقراء کو دیتی ہے جن کے پاس کافی رقم نہیں ہوتی، یہ (مالدار) لوگ بیکوں میں اپنی رقم کی معلومات مخفی رکھتے ہیں تاکہ وہ ان کوپن کے مستحق بن سکیں، جب میں انہیں نصیحت کرتا ہوں تو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ حرام نہیں کیونکہ ہم کسی اسلامی ملک سے تعاون حاصل تو نہیں کرتے، کیا یہ صحیح ہے؟

## پسندیدہ جواب

اول:

شرعي عذر کے بغیر اور شرعاً شروط کے ساتھ آپ کا کافر ملک میں بنا جائز نہیں، اس کا بیان کئی ایک بار ہو چکا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (12866) اور (6154) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

دوم:

مستحقین کے علاوہ کسی اور کویہ کو پن حاصل کرنے حلال نہیں، چاہے دینے والا ملک مسلمان ہو یا کافر ملک، کیونکہ اس حالت میں یہ کو پن حاصل کرنے والا کاذب اور جھوٹے کے حکم میں داخل ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجیہوت اور کذب بیانی حرام کی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"منافک کی تین علامتیں اور نشانیاں ہیں : جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت میں خیانت کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقینا سچائی اور صدق نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے، اور یقینا ایک شخص سچ بوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقین بن جاتا ہے، اور یقینا کذب بیانی اور جھوٹ فgor کی طرف لے جاتا ہے، اور بے شک فgor آگ کی طرف راہنمائی کرتا ہے، یقینا ایک شخص جھوٹ بوتا اور کذب بیانی کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جھوٹ اور کذب لکھ دیا جاتا ہے۔"

صحيح مسلم حدیث نمبر (5743) صحیح بخاری حدیث نمبر (2607)

اور اسکی طرح ہے لوگوں کا ناجوہتہ ہال کھانا بھی ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور قم اپنا مال آپس میں باطل اور ناحن نہ کھایا کرو﴾۔ البقرۃ(188)۔

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی ضرورت کے لوگوں سے ان کا مال مانگتا پھرے، جبکہ وہ محتاج بھی نہ ہو، امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم شریف میں حدیث بیان کی ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”جس نے مال زیادہ کرنے کے لیے لوگوں سے ان کا مال مانگا، تو وہ انگارے مانگ رہا ہے، لہذا وہ چاہے تو اسے کم کر لے یا پھر زیادہ کرتا رہے“

معنی یہ ہے کہ : اس نے بغیر کسی محتاج کے صرف زیادہ مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے مانگا۔ یہ حافظ کا قول ہے۔

سوم :

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان بدترین قسم کے افال سے ابتناب کریں، یہ افال ایسے ہیں جو صرف ان کے اپنے لیے ہی برے نہیں بلکہ یہ تو ان کے دین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے، تو اس طرح کفار کے لیے ان کے یہ فعل دین اسلام میں طعن و تشنیح کرنے کا باعث بنیں گے، اور دین کی مخالفت کا سبب بھی۔

حالاً کم اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو ان فقراء اور مسکین قسم کے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتے اور لوگوں سے مال طلب نہیں کرتے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿صدقات کے سخت صرف وہ غریاء ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روک دیے گئے ہیں، جو زمین میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیاد سے انہیں پہچان لیں گے، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے، تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کو جانے والا ہے﴾۔ البقرۃ(273)۔

تو پھر اس شخص کیا حال ہو گا جونہ تو قصیر ہے اور نہ ہی محتاج اور ضرور تمند لیکن اس کے باوجود لوگوں سے مانگتا پھرے، تو کیا وہ قابل تعریف اور مدح کے قابل ہے؟

واللہ اعلم۔